باسمہ سبحانہ

قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی سبحان اللہ وما انا من المشرکین

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا تابعدار دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں

(ترجمہ قرآن)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

" میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ

فی

عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و استطاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی تربت پر نثار کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپ کا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر [illegible]

کتابت	سید [illegible]
طباعت	شانی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
اگست [illegible]	

میں نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مؤلفہ جناب یونس بن عبدالرحمٰن حضرت عسکریؑ کی خدمت میں بغرض توثیق، پیش کی۔ آپ نے اس پر نگاہ ڈالی اور تمام کتاب کو صفحہ بہ صفحہ ملاحظہ فرما کر فرمایا یہی میرا دین اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے۔ یہ تمام حق و صدق ہے۔ حالانکہ جناب یونس کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں یونس فی زمانہ کسلمان فی زمانہ (رجال کشی ص۳۲۳ طبع بمبئی)، لیکن پھر بھی جناب ابوجعفر جعفریؒ نے مقام عمل میں اس پر اکتفا نہیں کی جب تک امام عالی مقام سے اس کتاب کی توثیق نہیں کرالی۔ اسی طرح بورق بوزجانی کے متعلق مروی ہے کہ اس نے سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر جناب فضل بن شاذان کی کتاب "یوم و لیلہ" پیش کی اس پر نظر فرمانے اور توثیق کرنے کی استدعا کی۔ چنانچہ امامؑ نے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا ھذا صحیح ینبغی ان تعمل بہ۔ "یہ بالکل صحیح ہے چاہیئے کہ اس پر عمل کرو۔ (مفاتیح الجنان ص۲۲۳)

اسی طرح اگر ان کو کسی عالم دین سے دینی مسائل دریافت کرنا مطلوب ہوتے تو جب تک ائمہ ابرارؑ سے اس عالم کے دین و دیانت اور علم و فضل کی تصدیق نہ کرا لیتے اس وقت تک دینی امور میں اس پر اعتماد نہ کرتے۔ اس واسطے بارگاہ معصومینؑ میں حاضر ہو کر استفسار کرتے کہ ہم ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا بوقت ضرورت اپنی دینی ضروریات کے بارے میں کس سے سوال کریں؟ حضرات معصومینؑ ان کی راہبری فرماتے ہیں کہ فلاں شخص سے دینی معلومات و مسائل حاصل کرو، چنانچہ جناب حسن بن علی بن یقطین بیان کرتے ہیں قلت لابی الحسن الرضاؑ جعلت فداک انی لا اکاد اصل الیک اسئلک عن کل ما احتاج الیہ من معالم دینی افیونس بن عبدالرحمٰن ثقۃ آخذ عنہ ما احتاج الیہ من معالم دینی قال نعم، میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ہر وقت حاضر خدمت ہو کر آپ سے اپنے تمام دینی ضروریات دریافت نہیں کر سکتا کیا یونس بن عبدالرحمٰن قابل وثوق آدمی ہے اس سے اپنے دینی معلومات حاصل کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں (رجال کشی ص۳۲۰)، اسی طرح علی بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ قلت للرضاؑ شقتی بعیدۃ و لست اصل الیک فی کل وقت فعمن آخذ معالم دینی؟ فقال من زکریا بن آدم القمی المامون علی الدین و الدنیا۔ میں نے حضرت امام رضاؑ کی خدمت عرض کیا کہ میرا گھر بہت دور ہے اس لئے ہر وقت جناب کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا لہٰذا اپنے معالم دین کس سے حاصل کروں؟ آں جناب نے فرمایا زکریا ابن آدم قمی سے حاصل کرو کیونکہ وہ دین و دنیا کے معاملات میں امین ہے۔

(رجال کشی ص۳۶۹)

SIBTAIN.COM

اصولِ عقائد کے معاملہ میں ان کی احتیاط اور بھی شدید تھی وہ جب تک اپنے جملہ اعتقادات کو بارگاہ آئمہ معصومینؑ میں پیش کرکے ان کی صحت و حقانیت پر مہرِ تصدیق ثبت نہ کرا لیتے تھے۔ اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لیتے تھے چنانچہ عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، جعلت فداك الا اقص عليك دينى الذى ادين الله به میں آپ پر قربان ہو جاؤں، کیا میں اپنا دین اور اعتقاد آپ کی خدمت میں پیش نہ کروں؟ فقال بلى يا عمرو (آپ نے فرمایا ہاں اے عمرو) قلت انى ادين الله بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فى القبور واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وصوم شهر رمضان وحج البيت من استطاع اليه سبيلا والولاية لعلى بن الحسين والولاية لمحمد بن على ولك من بعده وانتم ائمتى عليه احيى وعليه اموت وادين الله به قال يا عمرو هذا والله دينى ودين آبائى۔ میں نے عرض کیا میرا دین و اعتقاد یہ ہے کہ اللہ سبحانہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندۂ خاص اور رسول ہیں قیامت کا آنا برحق ہے، اس میں کوئی شک نہیں خدا ضرور مُردوں کو زندہ کرے گا اور نماز کا پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جو استطاعت رکھتا ہو اس پر حج بیت اللہ کا واجب ہے اور جناب رسولِ خدا کے بعد حضرت امیرالمومنینؑ اور حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ اور پھر آپ کی ولایت و امامت کا اعتقاد رکھنا لازم ہے۔ آپ ہی میرے برحق امام ہیں۔ اسی عقیدہ پر زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا۔ امامؑ نے فرمایا اے عمرو! خدا کی قسم یہی میرا اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے (رجال کشی صفحہ [illegible]) اسی طرح یوسف سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قلت لابى عبد الله اعرض عليك دينى الذى ادين الله به فان اكن على الحق فثبتنى وان اكن على غير الحق فردنى الى الحق میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا میں اپنا اعتقاد آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے اس پر ثابت رکھئے اور اگر باطل پر ہوں تو حق کی طرف میری راہبری فرمایئے۔ قال هات (بیان کرو) قلت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عليا كان امامى وان الحسن كان امامى وان الحسين كان امامى وان على بن الحسين كان امامى ... ذلك ... رحمك الله ثم قال هذا والله دينى ودين آبائى الذى لا يقبل الله غيره۔ میں نے عرض کیا میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ کے سوا اور کوئی معبود برحق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کا شریک ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت علیؑ

SIBTAIN.COM

میرے امام ہیں۔ اسی طرح ان کے بعد یکے بعد دیگرے۔ امام حسنؑ، امام حسینؑ، حضرت علی بن الحسینؑ اور حضرت محمد بن علیؑ میرے امام ہیں اور ان کے بعد آپ اپنے آباء طاہرینؑ کے طریقہ پر میرے امام ہیں۔ [illegible] ہم نے کئی بار مجھے فرمایا رحمک اللہ (خدا تم پر رحم کرے) پھر فرمایا یہی خدا اور اس کے ملائکہ اور میرا اور میرے آباء و اجداد کا وہ دین ہے کہ جس کے علاوہ اور کوئی دین خدا قبول نہیں کرتا۔ (رجال کشی ص۲۴۰) نوح بن ابراہیم [illegible] کرتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس طرح اپنا عقیدہ پیش کیا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ و ان علیاً امام ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی ثم انت فقال رحمک اللہ ثم قال اتقوا اللہ علیکم بالورع و صدق الحدیث و اداء الامانۃ و عفۃ البطن والفرج۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے جناب محمد مصطفیٰؐ اس کے عبد خاص اور رسول ہیں ان کے بعد جناب علی علیہ السلام امام برحق ہیں ان کے بعد امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ اور ان کے بعد آپ امام برحق ہیں یہ سن کر امام نے فرمایا خدا تم پر رحم فرمائے پھر فرمایا خدا سے ڈرو۔ تم پر پرہیزگاری و تقویٰ، سچ بولنا، امانت ادا کرنا اور عفت شکم و فرج لازم ہے (رجال کشی ص۲۴۵) اس قسم کے بیسیوں واقعات کتب سیر و تواریخ میں مذکور ہیں ہم نے صرف بطور نمونہ مشتے از خروارے دو چار واقعات بیان کر دیئے ہیں جو عقل سلیم اور طبع مستقیم رکھنے والے حضرات کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ؎

فطرت ہی جب دکھائی نہ دے راہ حق مگر
کیا کیجئے کہ پردہ دیدۂ بینا نہ ہو

ائمہؑ کی شدت گرفت کا بیان

اخبار و آثار سے آشکار ہوتا ہے اس سلسلہ میں حضرات ائمہ اطہارؑ کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ وہ اپنے نام لیواؤں کو دین میں ایک حرف کی کمی یا بیشی کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم لوگ عنقریب مختلف شکوک و شبہات میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس آفت سے وہی لوگ محفوظ رہیں گے جو دعائے غریق کو پڑھیں گے۔ میں نے عرض کیا وہ دعائے غریق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے **یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ** میں نے اس دعا کو دہراتے وقت **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ** کہہ دیا۔ امام نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا مقلب القلوب والابصار ہے مگر تو اس طرح کہہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں۔ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک" (مفاتیح الایمان ص۲۲۴) وفیما ذکرنا کفایۃ لمن لہ ادنیٰ درایۃ۔

موجودہ دور میں مدعیانِ تشیع کی روش و رفتار پر تبصرہ

یہ تھا اصحاب ائمہؑ کے دینی معاملات میں حزم و احتیاط کا اجمالی تذکرہ جس سے ناظرین کرام بآسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کی نگاہوں میں دین و ایمان کی کس قدر اہمیت تھی؟ مگر افسوس آج یہ عالم ہے کہ اکثر